بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنی عربی کا آسان کورس

قرآنی عربی(۲): گرامر کے بغیر قرآن سمجھنا

آج فتنوں کا دور ہے۔ آئے دن کوئی عالم یا دانشور کسی اسلامی قانون یا قدر (Value) کی نئی تاویل پیش کر دیتا ہے، پھر اس تاویل کے پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم چل پڑتا ہے۔ اس صورتحال میں ہمارے قرآن فہمی کورس کا بنیادی مقصد عام لوگوں کو تنقیدی تفہیم (Critical Judgement) کا طریقہ سکھانا ہے، تاکہ وہ گمراہ کن تاویلات سے بچ سکیں۔ اس مجموعی افادیت کے پیشِ نظر ہم قرآن فہمی کے کورس میں ایک بالکل نیا سیکشن متعارف کرا رہے ہیں: عربی گرامر سیکھے بغیر قرآن سمجھنا۔ اسطرح ہمارا قرآنی عربی کورس ۲ حصوں پر مشتمل ہو گا۔

۱۔ بغیر گرامر کے قرآن سمجھنا: اس حصے میں عام مسائل اور دلچسپی سے متعلق آیات کا مطالعہ ہو گا۔

۲۔ بذریعہ گرامر قرآن سمجھنا: اس کی مختصر وضاحت ہم کورس کے تعارف (حصہ اول) میں کر چکے ہیں۔ روایتی دانشمندی یہ ہے کہ قرآن فہمی کے کورس میں آیات کو سمجھنے کی مثالیں عربی گرامر سکھانے کے بعد دی جائیں لیکن ہم کچھ مشکل آیات کو گرامر سے پہلے سمجھیں گے۔ یہ ایسی آیات ہیں جو عام ضرورت یا دلچسپی سے تعلق رکھتی ہیں، جو بہت Technical سمجھی جاتیں ہیں اور جن کے مفہوم میں علماء کے مابین ٹکراو (Conflicts) پائے جاتے ہیں۔

اس قسط میں ہم آگے اس حوالے سے گفتگو کریں گے کہ کیا "عربی گرامر کو سیکھے بغیر قرآن سمجھنا" قابلِ عمل ہے ایسا کیونکر کیا جاسکتا ہے، اور اس کی طاقت اور افادیت کیا ہے۔

بغیر گرامر سیکھے قرآن سمجھنے کے فائدے

۱۔ مشکل سمجھی جانے والی آیات کا مفہوم اگر عربی گرامر سیکھے بغیر سمجھ لیا جائے تو اس سے لوگوں کے اندر اعتماد پیدا ہو گا کہ قرآن کو سمجھنا آسان ہے۔ اس کے برعکس عربی گرامر کا کورس کرنے کے بعد آیات کو سمجھنے سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کو سمجھنا بہت ہی مشکل کام ہے، جب تک کوئی شخص اچھی خاصی محنت اور وقت صرف کر کے عربی گرامر نہ سیکھ لے اس وقت تک وہ قرآنی ہدایات کو سمجھ نہیں سکتا۔

۲۔ لوگ ذاتی طور پر مشاہدہ اور تجربہ (Experience) کریں گے کہ قرآنی ہدایات کو سمجھنے کے لئے محض چند عربی الفاظ کی جانکاری کی حاجت ہوتی ہے، زیادہ تر عربی کی ضرورت مصحف میں دیے گئے ترجمے سے پوری ہو جاتی ہے۔

۳۔ لوگ یہ سمجھ پائیں گے کہ قرآن کس طرح عربی نہ بولنے والوں کے لئے ہدایت کی آسان کتاب ہے۔

۴۔ جن لوگوں کے لئے عربی زبان اور گرامر کا ایک مختصر کورس کرنا بھی مشکل ہو (مثلاً وقت کی کمی کے باعث) وہ بھی اس کورس سے فائدہ اُٹھا سکیں گے: عام معاملات میں خدا کی ہدایت جان لیں گے اور بغیر عربی زبان و قواعد سیکھے قرآنی ہدایات اور متعلقہ اطلاعات کو سمجھنے کا طریقہ بھی سیکھ لیں گے۔

۵۔ بغیر گرامر کے قرآن فہمی سے ایک عام شخص بھی اس قابل ہو سکے گا کہ وہ کسی غیر مسلم کو قرآن سے متعلق اس کے سوالوں کا جواب دے سکے یا کسی سے قرآن کا تعارف پر اثر (Impressive) انداز سے کر سکے۔

قرآن دو طرح کے معاملات میں عام فہم ہے۔

۱۔ اللہ کی کتاب کی شناخت
۲۔ اسکی عام عملی ہدایات

یہ وہ دو چیزیں ہیں جو ہر انسان پر لازم ہیں۔لہٰذا عادل اور مہربان خدا نے ان کو آسان اور عام فہم رکھا ہے۔دوسرے لفظوں میں اگر یہ چیزیں عام لوگوں کے فہم سے بالاتر رکھی گئی ہیں تو پھر یہ لازم آتا ہے کہ خدا آخرت میں انصاف نہیں کرے گا بلکہ انسان کو اس بات کی سزا دے گا کہ اس نے "نا سمجھ میں آنے والی ہدایت اور اشارات" کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا۔لہٰذا ہم ان قسم کے معاملات کو ذرا کھول کر بیان کر رہے ہیں۔

الف۔ قرآن کے خدا کی کتاب ہونے کی نشانیاں

دنیا میں بیک وقت کئی مذاہب موجود ہوتے ہیں اس لئے صحیح دین کو اختیار کرنے میں سب سے بڑا مسئلہ صحیح دین کو پہچاننا ہوتا ہے۔اگر صحیح دین کی شناخت کے معاملے میں اپنے والدین اور علماء پر اعتبار کیا جائے تو حالت یہ ہے کہ ہر مذہب کے علماء اور ماننے والے اپنے مذہب کو صحیح اور دوسرے کے مذہب کو غلط کہتے ہیں۔اس صورتحال میں والدین اور علماء صحیح نہیں ہو سکتے۔گویا والدین اور اہلِ علم کی بات ہی صحیح دین کی شناخت کے معاملے میں سچائی کی ضامن نہیں ہے۔پھر صحیح دین کو کیونکر پہچانا جا سکتا ہے؟

اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ دین اختیار کیا جائے جس کی مقدس کتاب میں ایسی نشانیاں موجود ہوں جن کا ہر انسان خود ادراک کر سکتا ہے اور جو صاف طور پر ظاہر کرتی ہوں کہ یہ کتاب کسی طور پر بھی کسی انسان کی لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی۔

خدا کی تصنیف ہونے کی ایسی نشانیاں قرآن میں ہر جگہ موجود ہیں۔جن کا مشاہدہ یا ادراک ہر شخص قرآن کے ترجمے میں کر سکتا ہے۔اسی طرح اس کتاب کے کسی معجزے کو وہ ساری دنیا میں دیکھ سکتا ہے۔مثلاً

۱۔ یہ کتاب ۱۵ یا ۱۶ سال سے بھی کم عمر کے بچوں کو، جو عربی کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھتے لفظ بہ لفظ یاد ہو جاتی ہے۔تاریخ میں آج تک یہ خوبی کسی اور کتاب میں نہیں رہی ہے۔

۲۔ خدا کا قرآن میں کہنا ہے کہ وہ خود اس کتاب کی حفاظت کرے گا یعنی وہ اسے تبدیل ہونے نہیں دے گا۔عملی طور پر محمدؐ کے زمانے سے آج تک، اسلام دشمن قوتوں کی سازشوں اور مسلمانوں میں فرقہ بندیوں کے باوجود، ساری دنیا کے مسلمانوں کے پاس صرف ایک اور ایک جیسا(One and the Same) قرآن رہا ہے کسی دو نسخوں میں ایک لفظ کا بھی فرق نہیں پایا جاتا۔

اس طرح یہ جاننے کے لئے کہ قرآن خدا کی تصنیف ہے عربی زبان و گرامر کے کسی کورس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہم یہاں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ قرآن کے زبان و بیان میں خدا کی نشانیاں نہیں ہیں، ہمارا نکتہ یہ ہے کہ قرآن کی عربیت کے باہر (یعنی ترجمہ اور معجزات میں) اتنی نشانیاں موجود ہیں جو ایمان لانے کے لئے کافی ہیں۔

دوسری طرف یہ عمومی آسانیاں ہر انسان کو آخرت میں کامیاب ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ لہذا یوم الجزاء (The Day of Judgment) اس کتاب پر ایمان نہ لانے والا ہر شخص اسی سوال پر اپنا مقدمہ (Case) ہار جائے گا کہ اس نے قرآن کو کیونکر خدا کی تصنیف ماننے سے انکار کیا تھا۔ کیا نشانیاں اس نے اس کتاب میں دیکھی تھیں جو خدا کی تصنیف نہ ہونے پر دلالت کرتی تھیں۔

ب۔ قرآن کی عام عملی ہدایات

یہ عام عقل (Common Sense) کی بات ہے کہ اگر خدا کا ایک حکم انسان کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ اس پر عمل کیونکر کر سکتا ہے۔ لہذا جو حکم انسانوں کے لئے ہے اسے لازماً عام فہم ہونا چاہیے۔

قرآن خود کہتا ہے کہ خدا کسی بھی انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ پابند نہیں کرتا۔ چونکہ غیر عرب انسانوں کی غالب اکثریت عربی زبان و گرامر کا کورس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی لہذا قرآن کے اس اعلان (Pronouncement) کی رو سے عام عملی ہدایات کی تفہیم کے لئے عربی زبان و گرامر کا کوئی کورس لازم نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ان ہدایات کو ایسا ہونا چاہیے کہ ہر انسان ان ہدایات کو قرآن کریم کے اپنی زبان کے ترجمے سے سمجھ لے۔

قرآنی ہدایت کو ترجمے سے کیونکر سمجھا جا سکتا ہے

یہ صحیح ہے کہ تراجم میں غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں تاہم اگر روایتی لفظی ترجموں کی بات کی جائے تو یہ ایک فطری بات ہے اور یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن بڑی بے قاعدگی ان ترجموں میں پائی جاتی ہے جہاں ترجمانی (Rendition) کے نام پر ذاتی خیالات کو خدا کے بیانات میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ لہذا آپ لفظی ترجمہ والا قرآن لیجئے، پھر جہاں کہیں ترجمہ نامناسب (Inappropriate) ہو گا وہاں آپ پڑھتے وقت صاف طور پر محسوس کریں گے کہ اس حصہ کا ترجمہ قابلِ فہم یا قابلِ قبول معنی نہیں دے رہا ہے، گویا کسی لفظ یا محاورے (Expression) کا ترجمہ صحیح طور پر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جہاں آپ کو متعلقہ لفظ یا محاورے کا آیت میں ٹھیک بیٹھنے والا مفہوم (Fitting Sense) عربی لغت، قواعد یا کسی عربی جاننے والے سے معلوم کرنا ہوتا ہے۔

اس طرح قرآنی ہدایات اور قوانین کو کوئی بھی غیر عرب بہت تھوڑے سے (برائے نام) عربی الفاظ کی جانکاری حاصل کر کے اور قرآن کے لفظی ترجمے کی مدد سے بالکل درست طور پر سمجھ سکتا ہے۔

قرآن فہمی کے لئے لازمی شرط غور و غوض کرنا ہے

قرآن کی شناخت اور یہ ثبوت کہ یہ خدا کی تصنیف ہے اور اس کی عملی ہدایات کو سمجھنے کے لئے اصل چیز عقل کا استعمال کرنا اور غور و غوض کرنا ہے۔ یہ بات ہم پہلے (Implied) طور پر کئی موقعوں پر کہہ چکے ہیں۔ مثلاً جب ہم نے کہا کہ لفظی تراجم پڑھتے وقت دیکھیے کہاں پر یہ قابلِ فہم یا قابلِ قبول معنی نہیں دے رہا ہے تو یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ ترجمہ پڑھتے اپنی عقل کا استعمال کریں گے۔

قرآن خود سب سے زیادہ عقل کا استعمال کرنے اور تدبر کرنے پر زور دیتا ہے۔ اگر عقل کا استعمال صحیح طور پر کیا جائے تو قرآنی ہدایات کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے نیز آپ تجربہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ محض عقل کا استعمال ہے جس سے آپ بڑے بڑے علماء اور دانشوروں کی تاویلات میں بے قاعدگیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ چونکہ غور و غوض لوگ اپنی ہی زبان میں کرتے ہیں اس لیئے آپ کا عربی نہ جاننا آپ کے غور و غوض کرنے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

قرآنی قانون میں الفاظ کی اہمیت

آئین اور قانون کے حوالے سے مباحثے آج آئے دن عدالتوں میں ہوتے رہتے ہیں جن کی خبریں عوام تک پہنچ جاتی ہیں۔ ان مباحثوں میں کوئی بھی باشعور انسان یہ نکتہ بار بار نوٹ کر سکتا ہے کہ کسی قانون کی تشریح میں پوری اہمیت اس کے الفاظ کو حاصل ہوتی ہے۔ یعنی کسی قانون کا صرف اور صرف وہی مطلب نکالا جا سکتا ہے جو اس قانون کے الفاظ میں موجود ہو۔

دوسرے الفاظ میں یہ جاننے کے لئے "کہ اصل قانون کیا ہے" یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ اس قانون سے قبل کیا بات کہی گئی ہے، اس قانون کے بعد کیا تحریر ہے یا یہ قانون کس موقع پر بنایا گیا تھا، اس موضوع سے متعلق کسی اور جگہ پر کیا بات کہی گئی ہے۔ آج کے روشن خیال دانشور، مثلاً جاوید احمد خامدی صاحب، ان غیر ضروری باتوں میں لوگوں کو الجھاتے ہیں، پھر ان غیر ضروری باتوں پر کہانیاں گھڑ کے قرآن کے قانون کو تبدیل (Corrupt) کر دیتے ہیں۔ قرآن میں تضاد نہیں ہے لہذا کوئی بھی قانون کسی دوسری آیت سے تبدیل نہیں ہوتا۔

خدا کی قانونی حیثیت (Authority) کا مسئلہ

خدا کی قانونی اتھارٹی کے لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ:

۱۔ ہم اسی قانون کو تسلیم کریں جو خدا کے الفاظ میں موجود ہے۔
۲۔ ہم خدا کے لکھے ہوئے قانون کو تبدیل نہ کریں۔ کیا خدا کو قانون لکھنا نہیں آتا کہ اس کے قانون میں موجود الفاظ کے علاوہ باہر سے کہانی اور الفاظ لا کر اس کے قانون کو بیان کیا جائے؟ کیا قانون میں باہر کے الفاظ ڈالنے سے قانون تبدیل نہیں ہوتا؟

خدا کی ہدایات مبین ہیں

قرآن بار بار کہتا ہے کہ اس کے احکامات مبین، یعنی صاف اور غیر مبہم ہیں۔ گویا قرآنی قانون کے اپنے الفاظ اس قانون کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں اور اسکی تفہیم کے لئے باہر سے الفاظ اور کہانی کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

دوسرے زاویے سے دیکھئے: اگر کسی بیان کو سمجھنے کے لئے ریسرچ کر کے باہر سے الفاظ اور کہانی لانا ضروری ہو تو کیا ایسے بیان کو مبین، یعنی صاف اور غیر مبہم کہا جا سکتا ہے؟

مبین کلام سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ جب خدا نے اپنی آیات کو مبین بنایا ہے تو اُن کا ترجمہ بھی مبین ہو گا۔ اور یہ بات یقین کرنے کے قابل نہیں ہے کہ قادرِ مطلق خدا نے ایسی عربی زبان استعمال کی ہے جس سے اُس کی آیات صرف عربوں کے لئے مبین یعنی صاف اور غیر مبہم ہو گئی ہیں لیکن ان آیات کا ترجمہ غیر عربوں کے لئے صاف اور غیر مبہم معنی نہیں دیتا۔ خدا نے انسانوں کو مختلف لسانی گروہوں میں اس لئے تقسیم نہیں کیا ہے کہ وہ ایک گروہ کو اپنا چہیتا بنا لے، اس کے لئے آسانیاں پیدا کرے، اور دوسرے تمام انسانوں کی ضرورتوں کو نظر انداز کر دے۔ لہٰذا قرآن کے ترجمے (لفظی) کا جو حصہ الجھن پیدا کرتا ہے، وہاں پر ترجمہ غلط ہوتا ہے۔

مباحثے کا خلاصہ

سارے مباحثے کا خلاصہ درج ذیل ۳ نکات ہیں:

۱۔ یہ شناخت کرنے کے لئے کہ قرآن خدا کی کتاب ہے، ایک لفظ بھی عربی زبان کا سیکھنا نہیں پڑتا۔ یہ قرآن کے ترجمے اور عام سطح پر قرآن کے معجزات سے بھی ہو جاتا ہے۔

۲۔ کسی قرآنی ہدایت / قانون کو سمجھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک عربی لفظ یا ۲ عربی الفاظ کی جانکاری لیکن متعلقہ حد تک غور و غوض کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳۔ خدا کا قانون وہی ہوتا ہے جو اس قانون میں موجود الفاظ سے نکلتا ہے۔

والسلام

ڈاکٹر نواب احمد (USA)